Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۲۹

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۱۴ رجب ۱۳۹۶ھ ۱۳ وفا ۱۳۵۵ ہش ۱۳ جولائی ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۵۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۳ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت و امان میں رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۳ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

شدید اعصابی ضعف اور بے چینی کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد والحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ ممدوحہ مدظلہا کو شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم سلطان احمد صاحب شاہد واقفِ زندگی کو ۱۲ جولائی کی صبح کو بچّی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ محترم مولوی محمد عبد اللہ صاحب کریم نگر ضلع تھرپارکر سندھ کی نواسی ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ بچّی کو عمر و صحت دے، خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(محمد صدیق صدر جماعتِ احمدیہ بشیر آباد اسٹیٹ۔ سندھ)

زمیندار احباب توجّہ فرمائیں

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں ہمارے مخلص اور قربانیاں کرنے والے زمیندار بھائیوں نے بھی فراخدلی سے وعدے لکھوائے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے غلّہ انکے گھروں میں آچکا ہے۔ ان سے یہ درخواست ہے کہ اِس سال کا چندہ مزید $\frac{1}{15}$ یکمشت ادا کرکے اپنی ادائیگی $\frac{3}{15}$ تک پہنچا دیجئے اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ اسکے دئے ہوئے اموال میں سے کچھ حصّہ اسکی راہ میں خرچ کرکے اس کے فضلوں اور برکتوں سے اپنی جھولیاں بھر لیں۔ آمین

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

یہ زندگی بھی اگر خدا تعالیٰ کیلئے نہ ہو تو جہنّم ہی ہے

حقیقی راحت اور حقیقی اطمینان خدا ہی میں زندہ رہنے اور مرنے سے ملتا ہے

"اَب سمجھنا چاہیئے کہ جہنّم کیا چیز ہے؟ ایک جہنّم تو وہ ہے جس کا مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے وعدہ دیا ہے اور دوسرے یہ زندگی بھی اگر خدا تعالیٰ کے لئے نہ ہو تو جہنّم ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے انسان کا تکلیف سے بچانے اور آرام دینے کے لئے متولّی نہیں ہوتا۔ یہ خیال مت کرو کہ کوئی ظاہری دولت یا حکومت، مال و عزّت اولاد کی کثرت کسی شخص کے لئے کوئی راحت یا اطمینان و سکینت کا موجب ہو جاتی ہے اور وہ دم نقد بہشت ہی ہوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ وہ اطمینان اور وہ تسلّی اور وہ تسکین جو بہشت کے انعامات میں سے ہیں ان باتوں سے نہیں ملتی وہ خدا ہی میں زندہ رہنے اور مرنے سے مل سکتی ہے جس کے لئے انبیاء علیہم السلام خصوصاً ابراہیم اور یعقوب علیہما السّلام کی بھی وصیّت تھی کہ لا تموتنّ الّا و انتم مسلمون۔ لذّاتِ دُنیا تو ایک قسم کی ناپاک حرص پیدا کرکے طلب اور پیاس کو بڑھا دیتی ہے۔ استسقاء کے مریض کی طرح پیاس نہیں بجھتی یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جاتے ہیں پس یہ بے جا آرزوؤں اور حسرتوں کی آگ بھی منجملہ اسی جہنّم کی آگ ہے جو انسان کے دِل کو راحت اور قرار نہیں لینے دیتی بلکہ اس کو ایک تذبذب اور اضطراب میں غلطاں و پیچاں رکھتی ہے۔ اسلئے میرے دوستوں کی نظر سے یہ امر ہرگز پوشیدہ نہ رہے کہ انسان مال و دولت یا زن و فرزند کی محبّت کے جوش اور نشے میں ایسا دیوانہ اور از خود رفتہ نہ ہو جاوے کہ اس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا ہو جاوے مال اور اولاد اسی لئے تو فتنہ کہلاتی ہے۔ ان سے بھی انسان کے لئے ایک دوزخ تیار ہوتا ہے اور جب وہ ان سے الگ کیا جاتا ہے تو سخت بے چینی اور گھبراہٹ ظاہر کرتا ہے اور اِس طرح پر یہ بات کہ نار اللہ الموقدۃ الّتی تطّلع علی الافئدۃ منقولی رنگ میں نہیں رہتا بلکہ معقولی شکل اختیار کر لیتا ہے پس یہ آگ جو انسانی دِل کو جلا کر کباب کر دیتی ہے اور ایک جلے ہوئے کوئلے سے بھی سیاہ اور تاریک بنا دیتی ہے۔ یہ وہی غیر اللہ کی محبّت ہے۔"

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۰ء)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

یہ ایک بنیادی صداقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا پیار حاصل ہوتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ عظیم احسان ہے کہ آپ نے ہمارے دلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار اور محبت پیدا کر دی ہے

کسی کو یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیئے کہ جماعتِ احمدیہ بحیثیت جماعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوڑ سکتی ہے

جماعتِ احمدیہ کا طرّۂ امتیاز یہ ہے کہ جماعت کے ہر فرد کی زندگی اتباعِ نبوی میں قرآنی تعلیم کے مطابق بسر ہو

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۱ر احسان ۱۳۵۵ھش مطابق ۱۱ر جون ۱۹۷۶ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

(مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔اے انچارج صیغہ زود نویسی۔ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورہ تحریم کی آیت ۷ کا یہ حصہ پڑھا:۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا

اور پھر فرمایا:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہم میں سے ہر شخص اور ہر خاندان پر یہ بڑا احسان ہے کہ آپ نے ہمارے دِلوں میں نبی اکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے انتہا محبّت پیدا کر دی۔ قرآن کریم سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ عشقِ رسول ؐ اور محبّتِ رسول ؐ ہی انسان کو جہنّم کی آگ سے بچاتی ہے۔ چنانچہ یہ جو فرمایا کہ اے ایمان والو اپنے نفسوں کو اور اپنے اہل کو آگ سے بچاؤ ان کو جہنّم کے عذاب سے بچانے کی کوشش کرو تو اس کے متعلق دوسری جگہ فرمایا:۔

اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ

(آل عمران: ۳۲)

فرمایا اس آگ سے بچنے کا طریق یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی محبّت کو حاصل کرو اور اللہ تعالیٰ کی محبّت کے حصول کے لئے

اتّباعِ رسول ؐ کرو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتّباع کرو۔ اتّباع دراصل محبّت کا تقاضا کرتی ہے کیونکہ محبّت کرنے والا دِل محبوب کے پیچھے چلتا ہے۔ یہ ایک بنیادی صداقت ہے اللہ تعالیٰ کے غضب سے محفوظ رہنے کی یعنی یہ بات کہ انسان کے دِل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار ہو اور ایک لگن ہو کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتّباع کرنی ہے۔ اس کا انعام اللہ تعالیٰ کا پیار ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی رضا کی جنّتیں ہیں لیکن ان جنّتوں کا حصول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کے نتیجہ میں ملتا ہے ورنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دُوری بھی ہو اور خدا کی رضا بھی حاصل ہو جائے یہ ایسے ہی ہے جیسے یہ کہنا کہ سورج چھپا بھی ہو اور دن کی طرح یہ دُنیا روشن بھی ہو۔ اندھیرے اور روشنی تو آپس میں متضاد ہیں یہ اکٹھے نہیں ہوا کرتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دُور ہو جانا اندھیرا ہے ایسا اندھیرا کہ ہماری راتوں کے اندھیرے جب بادل بھی چھائے ہوئے ہوں وہ بھی اتنے اندھیرے نہیں جتنے رُوحانی طور پر اور اخلاقی طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دُور ہو جانے کے اندھیرے ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دُور ہو جانے کے نتیجہ میں اس قسم کی کالی گھٹائیں ہوں، رات کے اندھیرے بھی ہوں اور پھر

خدا تعالیٰ کے پیار کا نور

بھی ہو یہ چیزیں تو اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔

پس یہ ایک بنیادی صداقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا پیار حاصل ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار حاصل کرنے کے لئے آپ ؐ کی سچی اتّباع اور متابعت کی ضرورت ہے۔ اتباعِ رسول ؐ کے نتیجہ ہی میں خدا تعالیٰ کا پیار حاصل ہوتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے ہمارے دلوں میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو پیار پیدا کیا ہے یہ آپ کا اتنا بڑا احسان ہے کہ اس سے بڑھ کر احسان ہمارے تصوّر میں بھی نہیں آ سکتا لیکن اس پیار کے جو تقاضے ہیں وہ تربیت کو چاہتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ پیار پیار میں فرق ہوتا ہے۔ کسی سے تھوڑا پیار ہوتا ہے کسی سے زیادہ۔ البتہ یہ فرق وہ فرق نہیں جو استعداد، استعداد میں فرق کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے بلکہ یہ فرق تربیت کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل پیار آپؐ کی کامل اتّباع کو چاہتا ہے اور آپ کی کامل اتّباع

قرآن کریم کے تمام احکام کی پیروی

کا مطالبہ کرتی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے متعلق جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا:

کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنُ

آپؐ کی زندگی کے متعلق معلوم کرنا چاہتے ہو تو قرآنِ کریم کو دیکھ لو کیونکہ آپؐ کی زندگی قرآنِ کریم کی عملی تفسیر ہے۔ قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کا قول ہے اور اس قول کے مطابق حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی قرآنی تعلیم کا عملی نمونہ ہے۔ آپؐ کی عملی زندگی کے تمام حسین مظاہرے، قرآن کریم کی تعلیم کو ظاہر کرنے والے ہیں اس کو روشن کرنے والے اور اس کے حُسن کو دوبالا کر کے دُنیا کے سامنے پیش کرنے والے ہیں۔

پس اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ

جماعتِ احمدیہ کا طُرّۂ امتیاز

یہ ہے کہ جماعت کے ہر فرد کو اور ہر خاندان کو یہ لگن ہے اور اس کے دل میں یہ تڑپ ہے کہ اسکی زندگی بھی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اور آپؐ کے اُسوۂ حسنہ کی پیروی میں قرآنی تعلیم کے مطابق خُلق کو ظاہر کرنے والی ہو۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ یہ نیک جذبہ جب پیدا ہوتا ہے تو وہ اُسی وقت اپنی انتہاء کو نہیں پہنچتا۔ محبّت کے تقاضے منٹوں میں پُورے نہیں ہُوا کرتے۔ محبّت میں شدّت بھی ایک وقت کے بعد ہی پیدا ہوتی ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جب یہ کہا گیا کہ

کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنُ

تو یہ بھی کہا گیا کہ آپؐ کی اس حسین زندگی کا جو اظہار تھا وہ ایک دن میں نہیں ہو گیا تھا بلکہ یہ بھی اسی طرح unfold (اَنْ فولڈ) ہُوئی جس طرح گُلاب کی پتّیاں کِھل کر گُلاب کا پھُول بنتی ہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل اخلاق کے ظہور پر وہ سارا زمانہ گزُرا جس زمانہ میں قرآن کریم کا نزول ہوتا رہا۔ قرآنِ کریم پہلے دن ہی سارے کا سارا تو نازل نہیں ہو گیا تھا۔ غیروں نے اس کا مطالبہ بھی کیا تو انکار کر دیا گیا کہ اس طرح نہیں ہوگا۔ چنانچہ قرآن کریم ٹکڑے ٹکڑے ہو کر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوُا اور دُنیا کے ہاتھ میں دیا گیا اور اس طرح آپؐ کا عمل ہر روز تدریجی طور پر

اسلامی تعلیم کے ایک سے ایک حسین پہلو

کو ظاہر کرنے والا بنتا چلا گیا۔ اور اس میں روز بروز ترقی ہوتی چلی گئی۔ اور اس میں بھی عجیب حکمت تھی۔ ابھی بات کرتے ہوئے مجھے خیال آیا کہ اگر ہم نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتّباع کرنی تھی تو اس کا مطلب یہ تھا کہ ہم اپنی زندگی کا ایک لمبا عرصہ بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ مرتے دم تک اپنی تربیت اور محاسبۂ نفس اور اصلاحِ نفس میں گزُاریں اور کوشش کریں کہ ہماری زندگی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی طرح قرآنی تعلیم کا نمونہ بن جائے۔ اتباعِ رسولؐ کے یہی معنے ہیں۔ اُسوۂ نبوی کو قبول کرنے اور اس کے مطابق اپنی زندگی ڈھالنے کے یہی معنے ہیں یعنی یہ کہ قرآنِ کریم کی جو تعلیم ہے اور اس کے جو سینکڑوں احکام ہیں، اُن پر عمل کر کے ہماری زندگی بھی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ایک مسلمان مومن کی حسین زندگی بن جائے۔ اگر قرآنِ کریم ایک دن میں نازل ہو جاتا اور گو یہ بات خدا تعالیٰ کے لئے ناممکن تو نہ تھی۔ وہ ایک دن میں قرآنِ کریم نازل کر سکتا تھا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم ہستی جو کامل استعدادوں کے ساتھ دُنیا کی طرف بھیجی گئی تھی۔ وہ اگر اس کے مطابق ایک دن میں عمل کر کے دکھانے لگ جاتے تو آپؐ کی اتباع کا یہ پہلو ہمارے لئے ممکن نہ ہوتا ہمیں تو آہستہ آہستہ تربیت کا ایک لمبا عرصہ گزارنا پڑتا۔ کیونکہ دُوسرے انسان وہ استعدادیں لے کر دُنیا کی طرف نہیں آئے جن استعدادوں کے ساتھ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا گیا تھا۔

پس حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قریباً ساری زندگی میں قرآن کریم کا نزول ہوُا۔ آپؐ کی وہ زندگی جو افضل الرسل کی حیثیت سے ہے یعنی قرآن کریم کو دُنیا کی طرف پیش کرنے والی زندگی ہے۔ جب

قرآن کریم کی وحی

آپؐ پر نازل ہونی شروع ہوئی اُس وقت سے لے کر آخر وقت تک نئے احکام نازل ہوتے رہے۔ ایسے احکام جو انسانی زندگی کو پالش کرنیوالے تھے، اس کو چمکانے اور اس میں نیا حُسن پیدا کرنے والے تھے۔ چنانچہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ استعدادیں جو دُنیا کی نگاہ سے چھُپی ہوئی تھیں، اُن کا حُسن آہستہ آہستہ ظاہر ہونا شروع ہو گیا اور ہوتا رہا اور یہ خدا تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا کہ اُس نے کہا تم ساری زندگی کوشش کرتے رہو۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی اور تربیت کرو اپنی بھی اور اپنے نفسوں کی بھی اور ہر معنے میں اپنے اہل کی بھی۔ قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَ اَھْلِیْکُمْ نَارًا میں حکم کے علاوہ ایک بشارت بھی ہے اور وہ یہ کہ تمہیں اپنی انفرادی اور اجتماعی ہر دو زندگیوں میں اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل ہو جائے گا۔

پس جیسا کہ میں نے بتایا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم پر

بہت بڑا احسان

فرمایا ہے کہ آپ نے ہمارے دِلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار اور محبّت پیدا کر دی۔ آپ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کی لگن پیدا کر دی اور ہمارے اندر یہ جذبہ پیدا کر دیا کہ ہم اتّباعِ رسولؐ میں ہر روز ترقی کرتے چلے جائیں۔ ہمارے بچے بھی اسلامی علوم سیکھیں اور اُن پر عمل کریں۔ یہ کام احمدیت کی ہر نسل کے ساتھ لگا ہوُا ہے اور خدا کے فضل کے ساتھ ہوتا چلا جائے گا ـــــ پہلے بھی ہوتا آیا ہے اور آئندہ بھی ہوتا چلا جائے گا۔ وَ بِاللّٰہِ التَّوْفِیْق۔

غرض اتنے بڑے احسان کے بعد کیا ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والسلام کو چھوڑ سکتے ہیں؟ آپ نے ہمارے دلوں میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو محبت پیدا کی اور آپ کی اتباع کی جو لگن پیدا کی اور آپ کے دین کو دنیا میں پھیلانے کی جو تڑپ پیدا کی، کیا اس کے بعد ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ سکتے ہیں؟ نہیں۔ ہرگز نہیں چھوڑ سکتے کیونکہ آپ کے مہدی نے آپ کا

نہایت ہی نورانی اور حسین چہرہ

اپنی تمام رعنائیوں کے ساتھ ہمارے سامنے پیش کر دیا اور دینِ اسلام میں سے ساری بدعات کو نکال کر باہر پھینک دیا اور بالکل پاک، صاف اور مصفّیٰ اسلام ہمارے سامنے رکھا جس میں بدعات کا شائبہ تک نہ تھا۔ آپ نے فرمایا یہ ہے وہ حقیقی اسلام جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے، تم اس کی اتباع کرو اور خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرو۔

پس جہاں اتنا بڑا احسان ہے ہم پر مہدی معہود علیہ السلام کا وہاں یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے اور کسی کو یہ غلط فہمی نہیں رہنی چاہیئے کہ جماعتِ احمدیہ بحیثیت جماعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوڑ سکتی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ الٰہی سلسلوں میں بعض منافق بھی ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی بعض لوگ منافق تھے۔ اُن میں سے بعض اسلام چھوڑ کر چلے گئے اور بعض کمزور ایمان والے بھی ہوتے ہیں لیکن کسی کو یہ خیال بھی نہیں کرنا چاہیئے کہ جماعت احمدیہ بحیثیت جماعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوڑ کر ارتداد کی راہوں کو اختیار کر کے شیطان کی گود میں چلی جائے گی۔ اُس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل

خدا تعالیٰ کی رحمت کے سایہ کے نیچے

زندگی کے جو دن گزارے ہیں، ان کی کوئی قدر نہیں کرے گی۔ کسی کو یہ خیال بھی نہیں کرنا چاہیئے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے مہدی جس کے متعلق خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "مَھْدِیُّنَا" ہمارا مہدی۔ اور جس کے طفیل ہمارے دلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا ہوئی، اتنا ناشکرا بن جائے گی، اتنی عظیم چیز حاصل کر لینے کے بعد پھر اُسکی جماعت کو چھوڑ کر اُس سے علیحدہ ہو جائیگی۔ دونوں باتیں جماعت کے لئے ممکن نہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے انسان کی اپنی کوئی طاقت نہیں ہے اس لئے مَیں کہتا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ، خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے ساتھ ایسا نہیں ہو سکتا۔ نہ جماعت احمدیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوڑ سکتی ہے اور نہ جماعت احمدیہ مہدی علیہ السلام سے دُور ہو کر ناشکری کی راہوں کو اختیار کر سکتی ہے۔

غرض محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کائنات کی وجہِ تخلیق ہیں اور جن کی وجہ سے اس کائنات، اس یونیورس اور اس عالمین کو پیدا کیا گیا۔ جب آپ کی اِس عظیم الشان زندگی، آپ کے حُسن و احسان کو ہمارے سامنے رکھا گیا تو آپ کے اِس مقام کی معرفت کے بعد ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تو نہیں چھوڑ سکتے۔ ہم آپ کا دامن کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔ ہم یہ کیسے اعلان کر سکتے ہیں کہ ہم غیر مُسلم ہیں۔ ہم یہ اعلان نہیں کر سکتے۔ دُنیا یا

دُنیا کا دستور یا قانون

نہیں جو مرضی چاہے کہتا رہے، ہم پر جو چاہے حکم لگائے لیکن ہماری زبان اِس بات کا کیسے اعلان کر سکتی ہے جب کہ ہمارا دِل اِس اعلان کے ساتھ نہیں ہے۔ جب کہ ہماری رُوح کا ذرّہ ذرّہ اس ہستی پر قُربان ہو رہا ہے اور اُس کے گرد مستانہ چکّر لگا رہا ہے، جب کہ ہم جان و دل سے اسلام کی عظمت کو دُنیا میں پھیلانے کے لئے ہر وقت قُربان ہونے کے لئے تیار ہیں تو پھر ہم آپ کے دامن کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔ اِسی طرح مہدی علیہ السلام جنہوں نے اِس زمانہ میں جماعت احمدیہ کے اندر عشقِ رسول پیدا کیا جب کہ دُنیا آپ کو بھُول چکی تھی اور جس کے متعلّق خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مہدی کا زمانہ وہ زمانہ ہو گا جس میں اسلام کی اِس قدر خستہ حالت ہوگی اور اس کے اندر اِس قدر بدعات شامل ہو چکی ہوں گی کہ جب وہ اسلام کو ان بدعات سے صاف کر کے خالص شکل میں دُنیا کے سامنے پیش کرے گا، تو دُنیا کہے گی یہ تو کوئی نیا دین اور نئی کتاب لے کر آگیا ہے۔

پس اِس مہدی کو چھوڑ کر ہم ناشکری کی راہوں کو کیسے اختیار کر سکتے ہیں جس نے اسلام کو صاف اور مصفّیٰ کر کے پیش کیا اور اس کے حُسن و احسان کو ثابت کیا اور اس کا نہایت ہی حسین اور نورانی چہرہ دُنیا کے سامنے پیش کیا اور ہمارے دِلوں میں حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار پیدا کیا۔ اِس لئے نہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ سکتے ہیں اور نہ ہم آپ کے مہدی کو چھوڑ سکتے ہیں۔

ہماری دُعا ہے

کہ ہر دو پر خدا تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں۔

پس جہاں ہر احمدی خدا تعالیٰ کی حمد کرتا ہے۔ اس کی تسبیح بیان کرتا ہے وہاں وہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا اور آپ کی شان کے گُن گاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھُکا رہتا ہے کہ خُدا تعالیٰ آپ پر اَور بھی زیادہ رحمتیں اور برکتیں نازل کرتا رہے اور سلام بھیجتا رہے۔ اور اُن پر بھی جو آپ کے ہو گئے اور جنہوں نے اپنی زندگیاں اسلام کی راہ میں وقف کر دیں۔ صحابہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اِس

فدائیت کا عملی نمونہ

تھے۔ وہ محبتِ رسول میں سرشار زندگی گزار کر اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے اور پھر اُمّتِ محمدیہ میں کروڑوں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے جن کے دِل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت کی آگ سُلگتی رہی۔ پھر اسلام پر تنزّل کا زمانہ آگیا۔ موجودہ زمانہ کے بڑے بڑے فلاسفر اِس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اسلام پر تنزّل کا زمانہ آیا۔ مگر اِس بات سے انکار کر دیتے ہیں کہ اِس تنزّل کے زمانہ میں جس مہدی کے آنے کی بشارت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دی گئی تھی وہ آئے گا۔ کہتے ہیں وہ نہیں آیا اور انہیں اس کی ضرورت نہیں وہ اس حقیقت کو فراموش کر دیتے ہیں کہ جس نے تنزّل کے زمانہ کی خبر دی تھی اسی نے مہدی کے آنے کی بشارت بھی دی تھی۔

بہرحال حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے آقا ہیں۔ ہم اپنے پیارے آقا کو نہیں چھوڑ سکتے اور ایک اس آقا کا

محبوب روحانی فرزند

ہے جس نے انسانوں کے ایک گروہ میں ایک عظیم انقلاب پیدا کر دیا۔ اس نے اپنی جماعت کے دل میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بے پناہ عشق اور محبت پیدا کر دی۔ اس لئے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس روحانی فرزند کو بھی نہیں چھوڑ سکتے۔

بعض لوگ اپنی افتاد طبع کی وجہ سے اور اپنی ان استعدادوں کے فقدان کی وجہ سے جو ایک مخلص مومن میں ہونی چاہئیں۔ ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ اگر اسی میں ان کی خوشی ہے تو ٹھیک ہے وہ اپنی خوشیاں منالیں لیکن ہماری خوشی تو اس بات میں ہے کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ اتباع کرتے رہیں۔ ہمارے دلوں میں محمد رسول اللہ کا جو عشق مہدی علیہ السلام نے پیدا کیا ہے اس کے شکر گزار رہتے رہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مستانہ وار اپنی زندگیوں کے دن گزارنے والے بن جائیں خدا کرے کہ ہماری یہ خوشی پوری ہوتی رہے اور ہماری جو ذمہ داری ہے ہم اسکو نباہنے والے ہوں اور خدا کرے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

کی جو آگ ہمارے دلوں میں بھڑکائی گئی ہے اس کی شدت میں کبھی کمی واقع نہ ہو اور خدا کرے کہ جیسا کہ قرآن کریم میں یحببکم اللہ کا وعدہ ہے، ہمارے اہل اور ہماری نسلوں کے حق میں بھی وہ پورا ہو اور ہم اللہ تعالےٰ کے پیار اور محبت کو حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین۔

محبت رسولؐ کا اہم تقاضا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"میرے نزدیک مومن وہی ہوتا ہے جو آپ کی اتباع کرتا ہے اور وہی کسی مقام پر پہنچتا ہے۔ جیسا کہ خود خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ یعنی کہہ دو کہ اگر تم اللہ تعالےٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو تاکہ اللہ تمہیں محبوب بنالے۔

محبت کا تقاضا تو یہی ہے کہ آپ کی اتباع میں ایسا گم ہو کر اپنے جذبات نفس کو تھام لے اور سوچ لے کہ میں کس کی امت ہوں۔"

(الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۷ء ص ۳)

"ہم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالےٰ کے کلام کو چھوڑ دیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کریں۔ اسی عقیدہ پر اگر ساری دنیا مجھ کو چھوڑتی ہے۔ تو چھوڑ دے مجھے اس کی پرواہ نہیں۔ اسلئے کہ خدا میرے ساتھ ہے۔"

(الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء ص ۱۰)

امراء اضلاع۔ صدر صاحبان۔ مربیان و معلمین سلسلہ متوجہ ہوں

امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۲۱ ظہور ۱۳۵۵ھ ش مطابق ۲۱ اگست ۱۹۷۶ء بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح دفتر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ ایف۔اے بی۔اے اور ایم۔اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق فرماتے ہیں :-

۱۔ "میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاص کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں۔ ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لئے پیش کیا جائے۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ہر سال کم سے کم پچاس طالب علم آنے چاہئیں۔ سو ہوں تو بہتر ہے۔"

نیز حضورؓ فرماتے ہیں :-

۲۔ "جماعتیں ہم سے آدمی ضرور مانگتی ہیں۔ جب کوئی شخص ملتا ہے یہی کہتا ہے ہماری طرف کوئی آدمی نہیں بھیجتے۔ میں حیران ہوں کہ اتنی موٹی بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ اگر ہم اپنے لڑکے نہیں بھجوائیں گے تو وہ لوگ مبلغ کہاں سے بھیجیں گے ۔ ۔ ۔ ۔ مبلغ لڑکوں سے ہی پیدا ہو سکتے ہیں یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جسے ہماری جماعت کے لوگ سمجھ نہ سکیں کہ اگر ہم اپنے بیٹوں کو مدرسہ احمدیہ میں نہیں بھیجتے تو ہمیں سلسلہ کی طرف سے مبلغ بھی نہیں مل سکتے۔ تمہارے ہی بیٹے ہیں جو مبلغ بن سکتے ہیں۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد کو دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں :-

۱۔ "ہمارے احمدی نوجوان زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کریں اور یہاں مرکز میں رہ کر تربیت حاصل کریں اور اس کے بعد بیرون پاکستان تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کریں ۔ ۔ ۔ لیکن جس تعداد میں نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں اور ایک لمبے عرصہ تک تعلیم حاصل کر کے باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضرورت کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کر سکتے۔"

نیز حضور فرماتے ہیں :-

"ہم نے اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانا ہے اور قرآن کریم کی اشاعت کے لئے ۔ ۔ ۔ جماعت کو اس وقت جتنے واقفین کی ضرورت ہے اتنے نہیں آ رہے۔ باہر ہر ملک لکھ رہا ہے کہ یہاں لوگ ہماری طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ مبلغ کم ہیں ہماری طرف مبلغ بھجوائیں۔ ہم نے مٹی یا آٹے کے بت بنا کر تو نہیں بھیجنے۔ جب تک جماعت اپنے بچے وقف نہ کرے ۔ ۔ ۔ ۔ اس وقت تک دنیا اور جماعت کی ضرورت پوری نہیں ہو سکتی۔"

اور جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء کا فیصلہ ہے "ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم سے کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے۔"

۲۱ اگست کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو ہوگا۔ آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی آپ اپنے حلقہ کے احمدی نوجوانوں کو وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرما دیں۔ اور خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق اپنے ضلع سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔

امید ہے آپ اس بارہ میں جو کوشش فرمائیں گے اور آپ کی تحریک کے نتیجہ میں جس قدر نوجوان اپنی زندگیاں پیش کریں اس سے خاکسار کو مطلع فرمائیں گے۔

اللہ تعالےٰ آپ کو اس کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔

وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ نکاح

دینی میدان میں ہماری جدوجہد اور ہمارا جہاد ایک نہایت ہی اہم دور میں داخل ہو چکا ہے

اس لئے ان دونوں استوار ہونے والے رشتوں کی اہمیت اور ان کیلئے دعاؤں کی ضرورت زیادہ ہے

مورخہ یکم شہادت ۱۳۵۵ ہش (اپریل ۱۹۷۶ء) بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ اس موقع پر حضور نے جو خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

(محمد یوسف سلیم انچارج شعبہ زود نویسی)

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:-

اس وقت میں نکاحوں کے اعلان کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔ ایک تو ہمارے محترم جلال الدین صاحب شمس مرحوم رضی اللہ عنہ کے واقف زندگی لڑکے کا نکاح ہے جو ایک واقف زندگی (مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی مبلغ امریکہ) کی بہن کے ساتھ قرار پایا ہے۔

مکرم شمس صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ غلبۂ اسلام کے جہاد کے مردِ میدان تھے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کی رحمت سے انہوں نے اس جہاد میں صدق و وفا کا بہت عمدہ مظاہرہ کیا اور بڑی محنت سے اور بڑی جانفشانی کے ساتھ دن اور رات خدمت اسلام میں اپنی زندگی گزاری۔ ان کے پانچ لڑکے ہیں مگر واقفِ زندگی ایک یہی ہمارا عزیز بچہ ہے۔ اس واسطے ایک واقفِ زندگی کے لئے مخلصین احمدیت کے دل سے جو دعائیں نکلتی ہیں اُن کا وارث یہ ایک بچہ ہو گیا ہے۔ میں بھی ہمیشہ دعا کرتا ہوں اور جماعت کو بھی ایسے خاندانوں کے واقفین بچوں کے لئے دعائیں کرتے رہنا چاہئیے کہ اللہ تعالیٰ ان کے کام میں برکت ڈالے۔ اُن کے اخلاص میں برکت ڈالے اُن کو ثبات قدم اور استقامت عطا کرے۔ ان کے وجود کو دنیا کے لئے بابرکت وجود بنائے اور ان کے کام اور اُن کے اعمال کو ایسا مقبول بنائے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بھی جزا حاصل کرنے والے ہوں اور اسی کے نتیجہ میں وہ خدا کے بندوں کی دعائیں بھی لینے والے ہوں۔

اگرچہ جماعت احمدیہ کے سارے ہی احباب دعاؤں کے محتاج ہیں لیکن نئی نسل کے جو رشتے استوار ہوتے ہیں اور جو نئے رشتے جوڑے جاتے ہیں اور آئندہ آنیوالی نسل کی تیاری ہوتی ہے، اُن کے لئے ان حالات میں جب کہ دینی میدان میں ہماری جدوجہد اور ہمارا جہاد ایک نہایت ہی اہم دور میں داخل ہو چکا ہے اور ساری دُنیا جمع ہو کر ہماری مخالفت پر تُل گئی ہے اور خدا تعالیٰ ہماری وفا کا اور ہماری استقامت کا امتحان لے رہا ہے، خصوصی طور پر دعائیں کرنے کی ضرورت ہے خدا کرے ہم میں سے ہر ایک اس امتحان میں کامیاب ہو اور خدا کے حضور سُرخرو ہو۔

پس جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ جو رشتے خصوصاً ان دنوں ہو رہے ہیں ویسے تو ہمیشہ ہی یہ حال ہے اُن کی اہمیت اس جہت سے اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ جماعت ایک نئے دور میں داخل ہو چکی ہے اس لئے جو دولہا ہیں ان پر بھی بڑی ذمہ داریاں ہیں اور جو دلہنیں ہیں اُن پر بھی بڑی ذمہ داریاں ہیں خصوصاً واقفین زندگی کی جو بیویاں ہیں وہ بھی واقفات ہی ہیں اگر وہ اپنے میاں کے ساتھ تعاون کرنے والی اور اُن کے کاموں میں اُن کا ہاتھ بٹانے والی ہوں۔ اگر ہماری یہ بچیاں اپنے گھروں کو جنت کا نمونہ بنانا چاہتی ہیں تو انہیں ایک ہی چیز کی ضرورت ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے کبھی بے وفائی نہ کریں بلکہ ایک وفادار امۃ (خدا کی بندی) کی شکل میں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے نیکی کریں، نیکی کا ماحول پیدا کریں اور نیکیوں میں اپنے خاوندوں کے ساتھ تعاون کرنے والی ہوں۔ خدا کرے ہمارے لئے ہمیشہ ہی ایسے سامان میسر آتے رہیں تاکہ ہم راہِ راست، صراط مستقیم پر چلنے والے ہوں۔ اُس سے کبھی بھٹکنے والے نہ نہیں۔ غرض ایک نکاح ہماری عزیزہ بچی ریحانہ بانو صاحبہ بنت مکرم عبدالرحیم صاحب لون جہلم کا ہے جو دس ہزار روپے مہر پر عزیزم منیر الدین شمس صاحب ابن مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس مرحوم سے قرار پایا ہے۔

دوسرا نکاح ہماری عزیزہ بچی طاہرہ قدسیہ صاحبہ بنت خان عبدالستار خان صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا کا ہے۔ جو دس ہزار روپے مہر پر عزیزم ڈاکٹر سید محمود جنود اللہ صاحب ابن مکرم ڈاکٹر حاجی جنود اللہ صاحب مرحوم سے قرار پایا ہے۔ ڈاکٹر سید جنود اللہ صاحب مرحوم بڑی دُور سے آئے۔ احمدیت کو قبول کیا اور بڑے اخلاص سے زندگی گذاری۔ ہماری دعا ہے اُن کے سب خاندان پر بھی اللہ تعالیٰ کی برکتیں نازل ہوں۔"

ایجاب و قبول کے بعد حضور انور نے ان رشتوں کے موجب خیر و برکت ہونے کے لئے حاضرین سمیت دعا کرائی۔

تعمیر مساجد میں حصہ لینے والے مخلصین

جن احباب نے تعمیر مساجد کے لئے دس روپے یا اس سے زائد حصہ لیا ہے۔ ان کی تازہ فہرست ماہ ہجرت ۱۳۵۵ ہش (مئی ۱۹۷۶ء) درج ذیل ہے۔ قارئین کرام ان سب کے لئے دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ اور انہیں ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین

۱۔ مکرم بابو نیک محمد صاحب بھون ضلع جہلم — ۱۰۔۰۰

۲۔ " بشارت احمد صاحب سیالکوٹ شہر — ۱۰۔۰۰

۳۔ " جماعت بھوڑا سگھر ضلع شیخوپورہ — ۵۰۔۰۰

۴۔ دوکانداران اڈہ لاریاں تا مسجد اقصیٰ روڈ ربوہ — ۴۰۰۔۲۸

۵۔ " چوہدری عنایت اللہ صاحب گوچکی خنیدر ضلع شیخوپورہ — ۱۰۔۰۰

۶۔ جماعت احمدیہ کراچی — ۵۲۔۵۰

۷۔ " چوہدری ناصر احمد صاحب سیال لاہور چھاؤنی — ۲۰۰۔۰۰

۸۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ راجہ عبدالعزیز صاحب دار الصدر جنوبی ربوہ — ۱۰۔۰۰

۹۔ مکرم بشیر احمد صاحب۔ چک [illegible]۔ ضلع ساہیوال — ۱۰۰۰۔۰۰

۱۰۔ " محمود بشارت صاحب و محترمہ ماجدہ بیگم صاحبہ پشاور — ۱۵۔۰۰

۱۱۔ " ڈاکٹر سلطان احمد صاحب و محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ چک چھٹہ۔ ضلع گوجرانوالہ — ۱۰۔۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ

"خالد" ربوہ

ماہنامہ "خالد" نوجوانوں کی عالمگیر تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی ترجمان ہے اس بلند پایہ مجلہ میں مجلسی سرگرمیوں کے ساتھ نوجوانوں کے مناسب حال نہایت عمدہ علمی و تربیتی مضامین پیش کئے جاتے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے علاوہ دیگر احباب کے لئے بھی "خالد" کا مطالعہ یقیناً بہت مفید ہوگا۔

سالانہ قیمت دس روپے ہے

(مینجر ماہنامہ "خالد" ربوہ)

بچّوں کی تربیت کا

آسان اور مؤثر ذریعہ

اگر آپ حقیقتاً اپنے بچّوں میں دینی رُوح پیدا کرنا چاہتے ہیں تو انہیں تشحیذ الاذہان پڑھنے کے لئے دیجئے!

یہ دلچسپ اور نہایت مفید پیارا رسالہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیّہ کے زیرِ انتظام باقاعدگی سے ہر ماہ کی یکم تاریخ کو مرکز ربوہ سے شائع ہوتا ہے اور یقیناً اس قابل ہے کہ بچّوں والا ہر احمدی گھرانہ اسے ضرور منگوائے۔

سالانہ قیمت دس روپے ہے

(مینجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

تقریب شادی

میرے چھوٹے بھائی آرکیٹیکٹ رفیق احمد ملک ابن عبدالکریم ملک صاحب مرحوم کی شادی لیڈی ڈاکٹر امۃ القدوس صاحبہ فرحت بنت چوہدری ہدایت اللہ صاحب کے ہمراہ مورخہ یکم جولائی ۱۹۷۶ء کو ۱۵۷-بی گلبرگ ۳ لاہور میں بخیر و خوبی انجام پائی۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(مبارک احمد ملک سمن آباد۔ لاہور)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے

پاک ٹمبر

۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ

راوی روڈ

لاہور

فون نمبر۔ ۶۲۶۱۸

کو ہمیشہ یاد رکھیں

مطب

اپنی جملہ طبّی ضروریات اور طبّی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک، شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصّل حالاتِ بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۴۸۴۴

ماہنامہ

مصباح ربوہ

لجنہ اماءاللہ مرکزیّہ کا قدیم آرگن۔ دینی، اخلاقی اور علمی مضامین کا بہترین مرقع۔ خواتینِ جماعت کی علمی اور قلمی دلچسپیوں کا مرکز۔۔۔۔۔ اس ماہنامہ کی توسیع اشاعت اور قلمی معاونت آپ کا ملّی فریضہ ہے۔ خریدار بڑھائیے، قیمتی اشتہارات کے حصول کے ذریعہ اس کی مالی مدد کیجئے۔ بابرکت تحریک اور اعانتِ خاص میں خود بھی حصّہ لیجئے اور دوسری بہنوں کو بھی تلقین کیجئے۔ بہترین تعاون کے لئے ادارہ مصباح آپ کا بے حد شکر گزار ہے۔

(مدیرہ)

لِكُلِّ دَاءٍ شِفَاءٌ

(حدیث نبوی)

There is a CURE for every disease.
You have only to search

مفصّل معلومات اور لٹریچر مفت حاصل کریں۔

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ربوہ۔ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اچھی نرخوں پر ملنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۲۳۵۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

سونے اور چاندی کے اعلیٰ معیاری عروسی زیورات

نیز

مغلیہ دور کے کندن کے اعلیٰ ڈیزائن بنانے کے لیے

نیو راحت علی جیولرز

غلام احمد اینڈ برادرز۔ اکبر بازار شیخوپورہ۔ فون نمبر ۳۶۸۱

کو یاد فرمائیں

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں

اور

پٹوں نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس اور سلنسر پائپ کے لئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیے

میاں بھائی آٹو سٹور

۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور

انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور

فون نمبر سیل ڈپو ۶۳۴۱۱۔ ۳۱۱۔ فیکٹری ۳۳۱۸۲۶

فون نمبر گھر ۴۱۶۰۰۵ — ۴۱۵۱۲۱

خورشید یونانی دواخانہ

اور

حکیم خورشید احمد ممتاز الاطباء رجسٹرڈ طبیب درجہ A

مطب

اپنی جملہ طبّی ضروریات اور طبّی مشورہ کے لئے دواخانہ اور مطب کی طرف رجوع فرمائیں

مینجر خورشید یونانی دواخانہ و مطب گولبازار ربوہ۔ فون ۵۳۸

احمدیہ ٹریول ایجنسی

امریکہ۔ ہالینڈ۔ مغربی جرمنی۔ ڈنمارک لندن۔ سوئٹزرلینڈ اور مڈل ایسٹ کے لئے ہوائی اور بحری رعایتی ٹکٹوں کی بکنگ نیز ویزا کے حصول کے لئے

آج ہی رجوع فرمائیں!

انڈس ٹریول سروس

ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹی ہوٹل

لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

انوارِ قرآنی کو پھیلانے کا بہت بڑا منصوبہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے غلبۂ اسلام کے لئے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کی تحریک فرماتے ہوئے جو ارشادات فرمائے اُن سے اس عظیم منصوبہ کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ ذیل میں ایک اقتباس مخلصینِ جماعت کی توجہ کے لئے پیش ہے۔ فرمایا:-

"غلبۂ اسلام کا منصوبہ ایک بہت بڑا منصوبہ ہے جس کی تکمیل کی ذمہ داری خدا تعالیٰ نے ہمارے کمزور کندھوں پر ڈال دی ہے ظاہر ہے ساری دُنیا میں اسلام کو غالب کرنا یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اِس وقت آدھی سے زیادہ دُنیا خدا کی منکر ہو چکی ہے۔ آدھی سے کچھ زیادہ دُنیا بظاہر مذہب کا نام لیتی ہے مگر درحقیقت مذہب کی رُوح سے ناآشنا ہے۔ وہ یہ جانتی ہی نہیں کہ مذہب کیا چیز ہے۔ وہ مذہب اور شریعت اور وہ ہدایت جو خدا کے عاجز بندوں کو خدا تک پہنچاتی ہے وہ صرف اسلامی شریعت ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اسلام کی طرف منسوب ہونے والے بھی کتنے ہیں جو اسلام کی شان اور قرآن کریم کی عظمت کی معرفت رکھتے ہیں۔ یہ شرف صرف ایک چھوٹی سی جماعت کو حاصل ہے کہ جو اگرچہ دنیا کی دھتکاری ہوئی ہے، جس کی دُنیا کی نگاہ میں کوئی عزت نہیں، جس کے خزانوں میں دُنیا کی دولتیں نہیں، جس کے پاس سونا اور جواہرات نہیں، جس کے پاس سونا اُگلنے والی زمینیں نہیں لیکن پھر بھی اِس یقین پر قائم ہے کہ ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے اور انسان کو زندہ خدا کی طرف واپس لے جانے کی جو کوشش اور جدوجہد ہو رہی ہے اس میں بالآخر یہی جماعت کامیاب ہوگی۔" (الفضل ۲۸ رمئی ۱۹۷۵ء)

اے مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے مخلص بندو! اس عظیم کام کو سرانجام دینے کے لئے قربانیاں دیتے جائیے اور "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کو مضبوط بنا کر ہم اپنے کاموں کو وسعت دے سکتے ہیں۔ پس قربانیوں میں اپنے قدم آگے ہی آگے بڑھاتے چلے جائیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

کُل ربوہ اطفال باسکٹ بال ٹورنامنٹ

مورخہ ۳۰ر جون ۱۹۷۶ء کو ایک کُل ربوہ اطفال ٹورنامنٹ کا اہتمام کیا گیا۔ اس میں ربوہ کی ان پانچ ٹیموں نے حصہ لیا۔ ڈان کلب (صدر شرقی)۔ رائیل کلب (صدر جنوبی)۔ فرینڈز کلب (رحمت وسطی)۔ یونیق کلب (برکات بلاک)۔ فرقان کلب (دارالیمن)۔

یہ ٹورنامنٹ سنگل لیگ سسٹم پر کھیلا گیا۔ بچوں نے بہت دلچسپی سے میچوں میں حصہ لیا۔ افتتاحی میچ فرقان کلب اور یونیق کلب کے مابین مورخہ ۳۰ر جون ۱۹۷۶ء بوقت ½۶ بجے شام منعقد ہوا جو یونیق کلب نے ۱۸ کے مقابلہ میں ۳۶ پوائنٹ حاصل کر کے جیت لیا۔ روزانہ دو میچ ہوتے رہے۔

آخری میچ مورخہ ۵ر جولائی ۱۹۷۶ء بروز پیر بوقت ½۶ بجے شام ڈان کلب اور یونیق کلب کے درمیان کھیلا گیا۔ یہ میچ بہت دلچسپ تھا۔ آخر ڈان کلب نے ۱۸ کے مقابلہ میں ۴۴ پوائنٹ حاصل کر کے یہ میچ جیت لیا۔ میچ کے اختتام پر مہمان خصوصی محترم پروفیسر ڈاکٹر سلطان محمود صاحب شاہد ہیڈ آف کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے اول پوزیشن حاصل کرنے والی ڈان کلب اور دوسری پوزیشن حاصل کرنے والی فرینڈز کلب اور انفرادی طور پر اچھے کھیل کا مظاہرہ کرنے والے دوسری کلبوں کے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے اور دعا کے بعد یہ ٹورنامنٹ اختتام پذیر ہوا۔

(اسلم نشاد منگلا۔ سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی)

اعلانِ نکاح و تقریبِ رخصتانہ

مورخہ ۲۵ر جون ۱۹۷۶ء کو مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب نے جامع مسجد اسلامیہ پارک لاہور میں عزیزہ رخسانہ طلعت بنت مکرم مرزا ارشد بیگ صاحب ۲۱۔ کمال سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور کا نکاح عزیزم مکرم خلیفہ خلیل احمد صاحب ابن مکرم خلیفہ عبدالرحمن صاحب ساکن کوئٹہ کے ساتھ بیس ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔

مورخہ ۲۷ر جون ۱۹۷۶ء کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ فریقین کے لئے یہ ازدواجی تعلق ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔ (آمین)

(ابو المنیر نور الحق۔ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم الحاج محمد علی صاحب فیضی آف وزیر آباد کی نظر بوجہ موتیا بند ایک عرصہ سے بند ہو چکی ہے اور اس کے ساتھ ہی ان کو بلڈ پریشر کی تکلیف بھی ہے۔ نیز ان کی اہلیہ محترمہ بھی اکثر بیمار رہتی ہیں۔ احباب جماعت ان دونوں کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد شریف
اکونٹنٹ جامعہ احمدیہ ربوہ

احمدی بھائیوں کی اپنی دُکان
نیو پاک جیولرز
۱۲ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ۔ لاہور
فون: ۴۱۰۹۷۴
ہر قسم کے خالص سونے و چاندی کے مضبوط و پائیدار زیورات بنانے کا
واحد مرکز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
کی
دیدہ زیب انگوٹھیاں اور سندھی و فلیشنی کوکے
ہر وقت دستیاب ہیں
پروپرائٹر
میاں عظیم قادر اینڈ سنز

اسلام کی روز افزوں ترقی کا اشتہار
ماہنامہ
تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں
سالانہ قیمت -/۵ روپے
(مینیجنگ ایڈیٹر)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور پر
تشریف لائیے
فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۴۰
رہائش ۶۲۹۳۰

خالص شہد — تازہ عرق
اور
عمدہ مربہ جات
نیز
اپنی جملہ طبی ضروریات کیلئے
دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ
کو یاد رکھیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴